نیک سے نیک کام میں بھی احتیاط سے کام لو

(فرمودہ ۸ جنوری ۱۹۳۶ء)

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا۔ لہ
شادی بیاہ تو انسانی ضرورتوں میں سے ایک ضرورت ہے اس لئے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن انسانی فطرت جس قسم کی واقع ہوئی ہے وہ ایسی ہے کہ اچھی سے اچھی چیز میں بھی بری بات نکال لیتی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو قوتیں اور طاقتیں دی ہیں کہ جو بری سے بری چیز کو اچھی چیز بنا سکتی ہیں۔ دنیا میں وہ لوگ بھی ہیں جو غلیظ سے غلیظ چیزوں میں سے بھی اچھی چیز نکال لیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں (۸۰) اسی فیصدی طبقہ زمینداروں کا ہے جو اَن پڑھ ہے۔ عام طور پر وہ علوم سے بے بہرہ ہوتے ہیں مگر وہی زمیندار ہیں جو پاخانہ اور بیلوں کے گوبر کو انسانی زندگی کے قائم رکھنے والی اشیاء کو عمدہ بنانے میں صرف کرتے ہیں۔
دراصل جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے کام لیتا ہے تو وہ بری سے بری چیز کو بھی اچھی چیز بنا لیتا ہے۔ مگر وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے کام نہیں لیتے وہ اچھی سے اچھی چیز کو بھی بری بنا دیتے ہیں۔
بعض لوگ دنیا میں ایسے بھی ہیں جو پاخانہ جیسی گندگی کو بھی انسانی ضروریات کے لئے مفید بنا دیتے ہیں اور بعض لوگ ایسے پائے جاتے ہیں جو نمازوں اور روزوں کو بھی شیطنت کا ذریعہ بنا لیتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کے متعلق قرآن مجید میں فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۲ فرماتا ہے۔ بعض ایسے نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت ہے اس قسم کے لوگ بجائے نفع کے نقصان اٹھاتے

ہیں۔

پس یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ شادی ایک ضروری چیز ہے اس میں مضرت کا پہلو کیا ہو سکتا ہے۔ شادی باوجود ایک ضروری چیز ہونے کے اور باوجود اس پر دنیا کی ترقی کا انحصار ہونے کے اور باوجود آئندہ نسلوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہونے کے دنیا میں ایک ایسا گروہ بھی ہے جس نے اسے برا قرار دے دیا ہے۔ وہ لوگ شادی نہیں کرتے بلکہ ساری عمر رہبانیت میں گزار دیتے ہیں یا کم از کم دنیا کو دھوکا دینے کے لئے رہبانی بنے رہتے ہیں۔

پھر جہاں دنیا میں ایک طرف شادی نہ کرنے پر زور دینے والے موجود ہیں وہاں دوسری طرف ایسے لوگ بھی ہیں جو ہزار ہزار عورتوں سے بیاہ کرلیتے ہیں۔ وہ اتنی عورتوں سے اس لئے شادی کرتے ہیں کہ وہ ان تمام کو روٹی کھلا سکتے ہیں مگر عورت صرف روٹی کھانے کے لئے نہیں ہوتی جس ضرورت کے لئے عورت ہوتی ہے یقیناً اس کے ماتحت وہ اتنی عورتوں کو نہیں رکھ سکتا۔ پس ایک طرف اس طبعی تقاضا کو محدود قرار دے دیا جاتا ہے تو دوسری طرف غیر محدود پھر اگر ایک طرف مرد بیوی کی خاطر دین مذہب اور ایمان فروخت کردیتا ہے اور بیوی مرد کی خاطر مذہب اور ایمان بیچ ڈالتی ہے تو دوسری عورتیں اپنے سسرال اور مرد اپنے سسرال کے ساتھ سلوک کرنے کی بجائے ان سے اپنے تعلقات قطع کرلیتے ہیں اور یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے جہاں نیک تحریک دل میں ڈالتے ہیں وہاں ساتھ ہی شیطان کی ذریت بدی کی تحریک کرتی ہے۔ مؤمن کو چاہئے کہ ہر کام جس میں وہ ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے دعا کے ذریعہ شروع کرے اور یہ نہ سمجھے کہ جو کام میں کرنے لگا ہوں اس کا کوئی برا پہلو نہیں کیونکہ ہر اچھی چیز کا برا پہلو بھی ہوتا ہے۔ پس مؤمن کو تقویٰ پر اپنے ہر کام کا انحصار رکھنا چاہئے اور ہمیشہ نیک کاموں میں حزم اور احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

(الفضل ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۶ء صفحہ ۳)

[1] الفضل سے فریقین نکاح کا تعین نہیں ہوسکا۔

[2] الماعون : ۵